کسے خبر تھی کہ لے کر چراغِ مصطفویؐ
جہاں میں آگ لگاتی پھرے گی بولہبی!

پاکستان کے ASS - یعنی

انجمن سپاہِ صحابہؓ

کا تعارف

ناشر
تنظیم مُحبانِ صحابہؓ و اہلِ بیتؓ پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

ابتدائیہ

"انجمن سپاہِ صحابہ" نامی ایک تنظیم اپنے نام سے یہ ظاہر کرتی ہے کہ اس کا مقصد صحابہ کرام کا دفاع کرنا ہے۔ لیکن درحقیقت اس تنظیم کے مقاصد اس کے برعکس ہیں۔ انجمن ہذا پاکستان میں فرقہ واریت پھیلا کر تشدد اور دہشت کی فضا قائم کرنا چاہتی ہے۔ تاکہ اس ملک میں امن سلامتی کی صورتحال کبھی مستحکم نہ ہو۔ اس طرح قدیم اور جدید استعمار و سامراج کے تسلط کے لئے راہ ہموار کر رہی ہے۔

عوام و خواص مسلمانوں کی خیر خواہی کے لئے ضروری ہے کہ اس انجمن نامی کے چہرے سے دفاعِ صحابہ کا نقاب الٹ دیا جائے۔ تاکہ اس کا حقیقی اور مکروہ چہرہ مسلمانوں کے سامنے آجائے، اور وہ اس کے زہریلے پروپیگنڈے اور جھوٹے مکارانہ فریب کارانہ نعروں کے جال میں نہ آئیں۔

درحقیقت یہ "انجمن سپاہ صحابہ" نہیں بلکہ یہ "انجمن سپاہ یزید" ہے جس کا مقصد ہی صحابہ اور اہل بیت رسول علیہم الصلوٰۃ والسلام

کی دشمنی، ان کی توہین اور ان کے پسندیدہ دین اسلام کو مسخ کر کے خارجیت و ناصبیت کو پھیلانا ہے۔

اس مطلب کے اثبات اور وضاحت کے لئے قارئین کی خدمت میں مختصر طور پر چند حقائق اس انجمن سے متعلق پیش کئے جاتے ہیں۔

آپ کی خیر خواہ

تنظیم محبّانِ صحابہ و اہل بیت

پاکستان

۱

نام نہاد مولوی ضیاء الرحمٰن فاروقی، انجمن سپاہ صحابہ کا موجودہ سربراہ دشمن صحابہ و اہل بیت ہے۔ یعنی خارجی اور ناصبی ہے۔ لہٰذا اس کی سربراہی میں چلنے والی جماعت اور انجمن اور اس کے حامی و ہوا خواہ بھی دشمنانِ صحابہ و اہل بیت، خارجی و ناصبی ہیں۔ چنانچہ ضیاء الرحمٰن فاروقی کے ممدوح قاضی مظہر حسین صاحب دیوبندی چکوالی لکھتے ہیں۔

"ہمارے دینی مدارس میں اس اہم اسلامی عقیدہ "خلافتِ راشدہ" کی تعلیم و تدریس کا مستقل انتظام نہ ہونے کا یہ نتیجہ ہے کہ طلبہ عموماً اس عقیدے سے ناواقف ہوتے ہیں اور مدارس سے فراغت پانے کے بعد بازاری مطالب علمی میں ہی اگر وہ ابو الاعلیٰ مودودی صاحب بانی جماعت اسلامی کی کتاب "خلافت و ملوکیت" کا مطالعہ کر لیتے ہیں، تو ان کے نظریات سے متاثر ہو جاتے ہیں۔ اور اگر کسی کو محمود احمد صاحب عباسی کی کتابوں "خلافت معاویہ و یزید، تحقیق مزید اور حقیقت خلافت و ملوکیت" کے مطالعہ کی نوبت آتی ہے تو وہ ان کے پیش کردہ نظریات کے گرویدہ ہو جاتے ہیں۔ اور پھر جب باطل نظریات کی سیاہی باطن

میں جم جاتی ہے، تو پھر اہل حق کی تحقیق کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا چنانچہ مولوی ضیاء الرحمٰن صاحب فاروقی بانی و مدیر اعلیٰ خلافتِ راشدہ جنتری اشاعت المعارف فیصل آباد کا بھی یہی حال ہے۔ وہ غالباً حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں محمود احمد صاحب عباسی کے نظریات سے متاثر ہیں۔ اور چار خلفاء راشدین کی طرح ان کو قرآن کا موعود خلیفہ راشد قرار دیتے ہیں۔ اور اس سلسلے میں وہ اتنے غالی ہو چکے ہیں کہ قرآن مجید کی معنوی تحریف کا ارتکاب بھی کر لیتے ہیں......"

رسالہ روئیداد مدرسہ عربیہ اظہار الاسلام رجب ۱۴۰۹ھ تا جمادی الثانی ۱۴۱۰ھ ص ۳

بقول قاضی مظہر حسین صاحب، ضیاء الرحمٰن فاروقی، محمود احمد عباسی سے متاثر ہے۔ اور بعض متاثر ہی نہیں، بلکہ اس سلسلے میں غالی بھی ہے۔ (گویا غالی خارجی اور ناصبی ہیں۔) نیز قرآن مجید کی تحریف معنوی کا مرتکب ہے۔ انجمن سپاہ صحابہ اور ان کے سرپرست تو شیعانِ علی پر قرآن کی تحریف کا بے بنیاد الزام لگاتے ہیں، لیکن اپنے گھر کے قاضی نے فیصلہ صادر فرما دیا کہ یہ انجمن خود اس مکروہ کاروبار "تحریف قرآن" کی مرتکب ہے۔

اسی روئیداد مدرسہ عربیہ کے ص ۲۹ پر قاضی صاحب لکھتے ہیں:

"ایک گروہ ایسا بھی پیدا ہو گیا ہے، جو حضرت امیر معاویہ کے حق میں بھی غلو کرتے ہیں۔ اور جو اُن کے غالیانہ نظریات کو تسلیم کرے اس کو حضرت معاویہ کی توہین کرنے والا، اور دشمن قرار دیتے ہیں۔ مذہ

حاضر میں اس غالیانہ نظریہ کے بانی محمود احمد عباسی ہیں ۔ اور مولوی ضیاء الرحمن صاحب اور خلافت راشدہ جنتری والے بھی اسی طرح کے غالی ہیں ۔"

اب دیکھنا یہ ہے کہ محمود احمد عباسی اور فاروقی گروہ کے غالیانہ عقیدہ کو قاضی صاحب کے نزدیک اہل سنت سے کوئی نسبت ہے یا یہ غالی گروہ خارجی اور یزیدی دشمن صحابہ و اہل بیت لوگوں کا گروہ ہے ، جو عوام مسلمانوں کو صحابہ کی سپاہ بن کر دھوکہ دے رہا ہے ۔ چنانچہ قاضی صاحب لکھتے ہیں :

" عباسیت اور یزیدیت کے اثرات دیوبندی حلقوں میں سرایت کر رہے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہمارے مدارس کے بعض طلبہ بھی اہل زیغ والحاد کے لٹریچر سے متاثر ہو جاتے ہیں ۔"

(خارجی فتنہ حصہ اول ص۲۵ از قاضی مظہر حسین صاحب بانی تحریک خدام اہلسنت)

ضیاء الرحمن فاروقی اور اس کی انجمن ، محمود احمد عباسی کے مشن کی تکمیل کر رہی ہے ۔ اور عباسی یزیدی تھا ۔ مراد یہ ہے کہ ضیاء الرحمن فاروقی اور اس کی انجمن "سپاہ صحابہ" یزید کے پیروکار ہیں ۔ صحابہ اور اہل بیت کے دشمن ہیں ۔ ان فریب کاروں کے ذہنوں میں یزیدیت کوٹ کوٹ کر بھر دی گئی ہے ۔ ان کے دلوں پر یزیدیت کی مہر لگ چکی ہیں ۔ اسے ظاہر نہیں کر سکتے ۔ اس لئے نام دفاع

صحابہ کا رکھتے ہیں تاکہ عوام مسلمین کو دھوکا دے کر گمراہ کریں ۔ یزیدیت کیا ہے ؟ خارجیت ناصبیت کا دوسرا عام فہم نام ۔ جسے عوام مسلمین بھی باسانی سمجھ کر اس سے بچنے کی تدبیر کر سکتے ہیں ۔

محمود احمد عباسی ، جو ضیاء الرحمن فاروقی کا مقتدا و پیشوا تھا اور اس کی کتابیں آج بھی ان کے لیے سامان ضلالت و غوایت ہیں ، کے بارے میں قاضی مظہر حسین صاحب بانی تحریک خدام اہل سنت چکوال لکھتے ہیں :

" محمود احمد صاحب عباسی جو اس دور میں تحریک یزیدیت کے بانی ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔" (خارجی فتنہ حصہ اول ص۲۳)

" محمود احمد عباسی کے تلامذہ اس حقیقت سے تو انکار نہیں ہو سکتا کہ پاک و ہند میں تحریک یزیدیت کے بانی اور قائد سالار محمود احمد صاحب عباسی " مصنف " خلافت معاویہ و یزید " ہیں ۔

(خارجی فتنہ حصہ اول ص۶۳)

قاضی مظہر حسین صاحب کے علاوہ وفاقی شرعی عدالت کے سابق جسٹس ملک غلام علی صاحب اور مولانا محمد عبد الرشید نعمانی صاحب نے بھی محمود احمد عباسی کو بانی تحریک یزیدیت (ناصبیت) قرار دیا ہے ۔ اور اس کے پیروکاروں اور اس کے نظریات سے متاثر ہونے والے دیوبندیوں کو بھی اس تحریک کا رکن قرار دیا ہے ۔

سو یقیناً معلوم ہوا کہ انجمن سپاہِ صحابہ دھوکہ بازوں کی جماعت ہے۔ یہ نقاب پوش رہزن ہیں۔ صحابہ اور اہلِ بیت کے دشمن ہیں۔ لیکن انشاء اللہ تعالیٰ بحرمتِ آلِ رسول واصحابِ رسول علیہ وعلیہم الصّلوٰۃ والسّلام ان کے مکروہ عزائم ناکام ہوں گے۔

۲

عباسی، جھنگوی، فاروقی کی تحریک یزیدیت کی تحریک ہے

ہر مسلمان، جو صحابہ اور اہلِ بیتِ رسول علیہم الصّلوٰۃ والسّلام سے محبت اور عقیدت رکھتا ہے، خواہ وہ عالم ہو یا غیر عالم، یزید سے بغض اور نفرت کرتا ہے۔ اور اسے ظالم، جابر، فاسق اور فاجر جانتا ہے۔ اور یہ فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم "اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ (محبت اور بغض، دوستی اور دشمنی اللہ کے لئے ہونی چاہئے۔) کا تقاضا ہے۔ اس سے بغض و نفرت اس کی بدکرداری کی بناء پر ہے اور صحابہ و اہلِ بیت سے محبت و دوستی، ان کی خوش کرداری اور نیک سیرت کی وجہ سے ہے۔ اسی طرح کوئی مسلمان یزید کی حکومت کو اچھی نگاہ سے نہیں دیکھتا، نہ اسے جائز تصور کرتا ہے۔ بلکہ اسے

غاصبانہ، ظالمانہ اور جابرانہ بادشاہی قرار دیتا ہے۔ لیکن تمام مسلمانوں کے برعکس عباسی، جھنگوی، فاروقی تحریک یزید کی حمایت کا علَم لے کر اٹھی ہے۔ اس تحریک کا مقصد یہ ہے کہ یزید کو نیک سیرت، قابلِ محبت و دوستی اور مسلمانوں کا جائز اور عادل حکمران باور کرایا جائے۔ اس طرح مسلمانوں کی تاریخ کو مسخ کرتے ہوئے موجودہ دور میں بھی ظالمانہ غاصبانہ آمرانہ حکومتوں کی راہ ہموار کی جائے۔ اور اس طرح انسانیت کو ہلاکت کے گڑھے میں ڈال دیا جائے۔

قاضی مظہر حسین صاحب تحریر فرماتے ہیں:

"(۵) محمود احمد عباسی کی اس کاروائی کا مقصد یہ ہے کہ یزید کی حکومت کو بھی خلافتِ راشدہ قرار دیا جائے۔ اس لئے لکھتے ہیں۔ "وہ خلافت جو اجماعِ صحابہ اور ان کے بعد کسی عہد کے مسلمانوں کے اجماع سے قائم ہو وہ خلافت راشدہ ہے۔ (ایضاً ص۱۳)

اسی سلسلے میں لکھتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ امیر المومنین یزید اوّل علیہ الرحمۃ والرضوان کے خلاف جب اہلِ مدینہؓ نے بغاوت کی"

بخاری کتاب الفتن ج ۴ ص ۲۳، طبع مصر (ایضاً حقیقت خلافت و

ؓ اہلِ مدینہ جو یزید کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے، ان میں کثیر تعداد صحابہ و مہاجرین و انصار کی تھی تفصیل کے لئے کتب تاریخ دیکھیں۔

"امیر المومنین یزید کو یہ شرف حاصل ہے کہ جیسا استصواب ان کے لئے ہوا، اس سے پہلے کسی کے لئے نہیں ہوا تھا۔ اور ان کی یہ سعادت ہے کہ جمہور امت نے نہایت خوش دلی سے ان کی ولایت عہد کا استقبال کیا۔......"

امام حسین علیہ السلام کے موقف کو غلط ثابت کرنے کی مذموم سعی کرتے ہوئے عباسی لکھتا ہے:۔

"آپ نے جان لیا کہ امیر المومنین یزید کی بیعت پر تمام امت متفق ہو چکی ہے......" (خلافت معاویہ و یزید صفحہ ۲۰۱، ۲۰۲)

جھنگوی، فاروقی کا استاد و مرشد عباسی ایک اور جگہ لکھتا ہے:۔

"استخلاف کے علاوہ امیر یزید کی خلافت پر اجماع امت کا ہونا ان کے متفق علیہ در حق خلیفہ ہونے کا ایسا ثبوت ہے، جسے جھٹلایا نہیں جا سکتا۔" (خلافت معاویہ و یزید صفحہ ۲۰۶)

اگر ضیاء الرحمٰن فاروقی جھوٹ اور فریب دہی کے ساتھ یہ کہیں کہ ہمارا عباسی سے کوئی تعلق نہیں، نہ اس کے نظریات سے ہمیں اتفاق ہے، لیکن وہ مولوی سمیع الحق اکوڑہ خٹک کی سفارش کردہ و ممدوح کتاب "حضرت معاویہ، شخصیت و کردار" سے انکار نہیں کر سکتے، جس کا مصنف حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی ہے۔ اور اس نے عباسی نظریات و تحقیقات کو اپنے الفاظ میں درج کیا ہے۔ اس کتاب کے بارے میں

مولوی سمیع الحق (سینیٹر) کے زیر ادارت اکوڑہ خٹک سے شائع ہونے والے ماہنامہ "الحق" دسمبر ۱۹۹۶ء میں تبصرہ لکھا گیا تھا، جس کے بعض جملے یہ ہیں:۔

"ہم اپنے جملہ قارئین اور خصوصاً اہل سنت حضرات سے اس کے مطالعہ کی پرزور سفارش کرتے ہیں...."

تبصرے کا آخری جملہ یہ ہے:۔

"مصنف نے اہل سنت والجماعت کے مسلک کی صحیح ترجمانی کا حق ادا کر دیا ہے۔"

یہ مولوی سمیع الحق وہی ہیں جو سپاہ صحابہ کی ہر طرح پشت پناہی اور حمایت کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ حکومت پر بھی دباؤ ڈالتے رہتے ہیں کہ وہ سپاہ یزید کے مطالبات تسلیم کرے۔ اور اس کے باطل پروپیگنڈہ کی راہ میں رکاوٹ نہ ڈالے۔

اسی طرح کا ایک خارجی ناصبی دشمن صحابہ و اہل بیت مولوی عبداللہ خطیب مرکزی مسجد اسلام آباد ہے، جو سپاہ یزید کا سرگرم و مستعد حامی ہے۔ اس مولوی نے بھی ایک مقامی عدالت میں بیان دیتے ہوئے یہ تسلیم کیا کہ اسے "الحق" کے اس کتاب کے بارے میں تبصرے سے مکمل اتفاق ہے۔ یعنی یہ کتاب ان کے نزدیک اہل سنت کی ترجمانی کر رہی ہے۔ یہ لوگ اس طرح اہل سنت کا نام استعمال کر کے عوام اہل سنت

کو گمراہ ناصبی خارجی دشمن صحابہ و اہل بیت بنانا چاہتے ہیں۔ اس کتاب میں ان کا ممدوح مصنف حکیم ظفر سیالکوٹی لکھتا ہے:

"غرضیکہ اس طرح شورائی نظام کے تحت یزید بن معاویہ کی ولیعہدی کے لئے نامزدگی ہوئی اور پوری امت اور سب ارباب حل و عقد نے اس تحریک سے اتفاق کیا، جو سیدنا معاویہ نے ان کے سامنے پیش کی تھی۔ اور اس معاملے میں یزید کو یہ شرف خاص حاصل ہے کہ جیسا استصواب رائے اس کی خلافت پر ہوا اس سے قبل کبھی نہیں ہوا۔"

(حضرت معاویہ شخصیت و کردار ص۲۸۳)

یہی حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی دوسری جگہ لکھتا ہے:

"اس ساری بحث کا ماحصل یہ ہے کہ یزید اگرچہ زہد و اتقاء میں سیدنا عبداللہ بن عمر، عبدالرحمٰن بن ابی بکر، سیدنا حسین ابن علی اور عبداللہ بن عباس وغیرہم سے کم تھے، لیکن حکمرانی اور جہانبانی کے کمالات ان میں دوسروں کے مقابلہ میں شاید زیادہ ہی تھے۔ کیونکہ بچپن ہی سے امارت کے سائے میں تربیت حاصل کی تھی۔ اور کئی سال تک تجرباتی میدان میں سرگرم عمل رہے۔ یہی وجہ تھی کہ جب ولی عہدی کے لئے ان کا نام تجویز کیا گیا، تو سب نے بلا اختلاف اس کو قبول کر لیا۔"

(کتاب مذکور ص۲۹۳، ۲۹۴)

یزیدی امت کا حکیم سیالکوٹی مزید لکھتا ہے:

"خلاصہ یہ کہ سیدنا معاویہ نے جو کچھ کیا وہ بالکل درست کیا۔ اور مصلحت وقت کا تقاضا بھی یہی تھا۔ اسی وجہ سے تمام اہل سنت نے یزید کی خلافت کو شرعی نقطہ نظر سے بالکل درست مانا ہے....."

(حضرت معاویہ شخصیت و کردار ص۲۹۹)

یہ تو یزید کی حمایت (یزیدیت) کا ایک پہلو ہے کہ اس کی ظالمانہ جابرانہ مجرمانہ اور منافقانہ بلکہ کافرانہ حکومت کو امت کے "مرضی" اجماع و اتفاق سے درست ثابت کیا جائے۔ دوسرے رُخ سے یہ ثابت کیا جاتا ہے کہ یہ (سپاہ یزید کا مفروضہ) اجماع اس لئے تھا کہ یزید نیک اور صالح انسان تھا۔ بلکہ اپنے دور کے نیک لوگوں کا مقتدا و پیشوا تھا۔ حالانکہ یزید کی بدکرداری اور کرتوت زبان زد خاص و عام ہیں اور تواریخ بھری پڑی ہیں۔ یہاں صرف ایسی عبارات نقل کی جاتی ہیں جن کے ذریعے سپاہ یزید کے علمبرداروں اور سپہ سالاروں نے مولوی سمیع الحق وغیرہ کی پشت پناہی کے ساتھ یزید کو نیک سیرت ظاہر کرنے کی کوشش کی، نہایت ہی مکروہ کوشش! اس سلسلہ کی ایک عبارت اوپر نقل کی گئی ہے، جس میں یزید کو زاہد و متقی انسان ظاہر کیا گیا ہے۔ یزیدی حکیم لکھتا ہے:

"یزید کے نیک سیرت ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ مثلاً عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عباس، ابو سعید خدری

.... وغیرہم نے اس کی بیعت کی تھی ......"

(حضرت معاویہ، شخصیت و کردار ص۴۹۹، ۵۰۰)

"نیکی اور صالحیت کا یہی جذبہ تھا جو آپ کے رگ و ریشہ میں پیوست تھا ......" (ایضاً ص۵۰۱)

"اور یہ جواب امیر یزید کی صفائی قلب اور نیک نیتی کی غمازی کرتا ہے ...." (ایضاً ص۵۰۲)

بزم حکیم نے محمود احمد عباسی کی نقل کرتے ہوئے قاضی ابو بکر ابن العربی سے امام احمد بن حنبل کا قول یوں درج کیا ہے:

"یہ بات اس کی دلیل ہے کہ امام احمد بن حنبل کے نزدیک یزید کی بہت قدر و منزلت تھی، یہاں تک کہ انہوں نے ان کو زہاد صحابہ و تابعین کے زمرہ میں شامل کیا ہے، جن کے اقوال کی تابعداری اور اقتدار کی جاتی ہے۔ اور ان کے نصائح و مواعظ سے ہدایت حاصل کی جاتی ہے۔ اور ہاں انہوں نے تابعین کے تذکرے سے پہلے ہی صحابہ کے زمرہ کے ساتھ ہی ان کو شامل فرمایا ہے۔"

(حضرت معاویہ، شخصیت و کردار ص۵۰۱)

مندرجہ بالا عبارات و اقتباسات سے معلوم ہوا کہ انجمن سپاہ صحابہ درحقیقت انجمن سپاہ یزید ہے۔ اس لئے کہ اس انجمن کا اور اس کے حامیوں اور پشت پناہوں کا سارا زور اس بات پر صرف ہو رہا

ہے کہ یزید کو نیک سیرت، عادل، صالح، زاہد اور متقی انسان ثابت کیا جائے اس کے ساتھ ہی اس کی حکومت کو جائز اور پسندیدہ، نیز امت کی اجماعی اور شرعی حکومت ثابت کیا جائے۔ یزید کو اس سے بھی بڑھ کر صحابی بنا دیا جائے۔ دراصل انجمن سپاہ صحابہ یزید اور اس کے ہم مشرب و ہم مسلک لوگوں کو صحابی بنا کر ان کی حمایت و دفاع کے عنوان سے شر پھیلانا چاہتی ہے۔ اور یزید کی حکومت کو خلافتِ راشدہ قرار دے کر اسی کے نمونے پر "خلافت راشدہ" قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس طرح یہ انجمن امت مسلمہ کے لئے منحوس ترین اور بدترین تنظیم ہے، جس کے پروپیگنڈہ سے بچنا اشد ضروری ہے۔

محمود عباسی یزید کی خلافت کو درست اور اجماعی قرار دے، اسے نیک سیرت اور زاہد و متقی ثابت کرے تو وہ یزیدی، خارجی، ناصبی اور گمراہ ہے۔ اسی طرح مولوی سمیع الحق کی پشت پناہی اور دیگر دیوبندی مولویوں کی حمایت و تعاون کے ساتھ انجمن سپاہ صحابہ اسی نظریہ کی حامل اور نشر و اشاعت کرنے والی ہے، تو ضرور یہ انجمن بھی یزیدی خارجی ناصبی گمراہ، دشمن صحابہ و اہل بیت ہے، جس سے بچنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ پہلے یہ امر بحوالہ روئیداد مدرسہ عربیہ جکوال ص۴۳ قاضی مظہر حسین صاحب سے نقل کرتے ہوئے واضح کر دیا گیا ہے کہ ضیاء الرحمٰن فاروقی سربراہ انجمن سپاہ صحابہ، یزید کو اس دلیل سے صالح اور نیک خلیفہ

یقین کرتا ہے کہ بہت سے صحابیوں نے اس کی بیعت کی تھی۔* یہی دلیل عباسی اور ظفر سیالکوٹی نے پیش کی ہے۔ اس لئے قطعی اور یقینی طور پر یہ انجمن سپاہِ یزید ہے، نہ کہ انجمن سپاہِ صحابہ۔ یہ لوگ یزیدی فوج کے سپاہی ہیں، دشمنِ اصحابِ رسول و آلِ رسولؐ ہیں۔

مسلمانو! ان کے شر سے بچو۔

چونکہ انجمن سپاہِ صحابہ دیوبندی مولویوں اور عوام کالانعام پر مشتمل ہے۔ اس انجمن میں کوئی سنی عالم یا غیر عالم شامل نہیں ہے۔ اس لئے ان گمراہ سپاہیوں کی خیرخواہی کے لئے انہیں بتایا جاتا ہے کہ دارالعلوم دیوبند کے بانی محمد قاسم نانوتوی نے تمام صحابی، نیک سیرت، زاہد، متقی، متفق علیہ خلیفۂ راشد یزید کو فاسق اور نواصب کا سردار قرار دیا ہے۔ اور جابجا یزید کو "پلید" لکھا ہے۔ اسے پاکیزہ نہیں سمجھا۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

"چہ یزید اندریں صورت یا فاسق معلن بود، تارک صلوٰۃ وغیرہ یا مبتدع بود چہ از رؤسای نواصب است۔ یزید اس صورت میں یا کھلا فاسق تھا، نماز کا ترک کرنے والا وغیرہ یا بدعت کا مرتکب تھا، کیونکہ وہ نواصب کے سرداروں میں سے تھا۔" (مکتوب قاسمی ص۵۲)

---

* یہ امر تواتر سے ثابت ہے کہ یزید کی بیعت جبر و تشدد اور رشوت کے بل بوتے پر ہوئی تھی، مسلمان اسے ناپسند کرتے تھے۔

اسی مکتوب کے صفحہ ۳۶ اور ۵۲ پر یزید کو پلید لکھا ہے۔ انجمن سپاہِ صحابہ اسی پلیدی اور نجاست کو پھیلانا چاہتی ہے۔ تاکہ پورے اسلامی معاشرے کو بدبودار، پلید اور نجس کر دے۔ جس طرح بدبو، پلیدی اور نجاست کو زائل کیا جاتا ہے، اسی طرح ہر مسلمان اور انسان پر واجب ہے کہ اس پلیدی پھیلانے والی انجمن کو صفحۂ ہستی سے زائل کرنے کی مہم میں شریک ہو جائے اور حکومتِ پاکستان کا اس سلسلہ میں ہاتھ بٹائے۔

چونکہ قاسم نانوتوی نے یزید کو ناصبیوں کا سردار قرار دیا ہے، جو اصحابؓ آلِ رسولؐ کے دشمن ہوتے ہیں، اس لئے اس کی حامی انجمن بھی گمراہ ناصبی و دشمن اصحابؓ آلِ رسولؐ ہوگی۔

یہ انجمن سپاہِ یزید جھوٹوں، فریب کاروں، مکاروں اور دغابازوں کی انجمن ہے۔ عوام مسلمانوں کو اس سے ہوشیار اور باخبر رہنا چاہیئے۔ یہ لوگ صحابہ کے نام پر مسلمانوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ یہی لوگ اس آیت کا مصداق ہیں:

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝

(البقرۃ ۸، ۹)

کچھ لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لائے ہیں، حالانکہ وہ مومن نہیں ہیں۔ وہ اللہ اور ایمان والوں کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں، مگر وہ اپنے آپ کو ہی دھوکہ دے رہے ہیں۔ اور انہیں شعور نہیں ہے۔ (بے شعور جاہل ہیں۔)

(۳)

انجمن سپاہ صحابہ کا سربراہ ضیاء الرحمٰن فاروقی جاہل بے شعور ہے۔

مولوی قاضی مظہر حسین نے ضیاء الرحمٰن فاروقی کو جاہل بے شعور قرار دیا ہے۔ اور ان کے اس وصف جہالت کا تکرار کیا ہے۔ تاکہ معلوم ہو جائے کہ جس طرح یزید جاہل تھا، اسی طرح اس کی انجمن بھی جہلاء پر مشتمل ہے۔ ان لوگوں میں کوئی صاحب علم و شعور نہیں ہے۔ قاضی صاحب لکھتے ہیں:

"مولوی ضیاء الرحمٰن صاحب کی جہالت کا اندازہ لگائیں کہ وہ لفظ یار کو سوئے ادب قرار دیتے ہیں اور طرفہ یہ ہے کہ انہوں نے خود بھی یاران نبی کے الفاظ لکھے ہیں۔ چنانچہ اپنی کتاب "سیدنا معاویہ" ص۳ پر لکھتے ہیں...."

(روئیداد مدرسہ عربیہ اظہار الاسلام چکوال ۱۴۰۸ھ تا ۱۴۰۹ھ ص۱۰)

قاضی صاحب اسی روئیداد کے ص۱۲ پر "علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی" کی جہالت سے پردہ چاک کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"حضرت امیر معاویہ کو محسن اسلام قرار دینے کا کیا مطلب ہے؟ کیا اسلام پر بھی کسی کا احسان ہے۔ حالانکہ سب پر اسلام کا احسان ہے۔ جہالت کی حالت تو یہ ہے، مگر قرآن کی موعودہ خلافت راشدہ پر رائے زنی کی جسارت کر رہے ہیں۔"

اسی صفحہ پر قاضی صاحب ضیاء الرحمٰن کی جہالت و غباوت کو اس عنوان سے ظاہر کرتے ہیں:

"ایک اور جہالت و غباوت | مجھ پر تو توہین صحابہ کا بے بنیاد الزام لگاتے ہیں، لیکن خود یہ لکھ رہے ہیں کہ ..... یقیناً بعض صحابہ سے نامناسب باتیں ظہور پذیر ہوئیں....."

(روئیداد ص۱۳)

اسی روئیداد کے ص۱۵ پر قاضی صاحب عنوان قائم کرتے ہیں:

"جہالت در جہالت"

اس کے بعد امیر المومنین حضرت علی اور معاویہ کے درمیان جنگ کے بارے میں قاضی صاحب اپنی رائے بتاتے ہیں اور فاروقی کے نکتے پر تبصرہ کرتے ہیں۔

قاضی صاحب اسی روئیداد کے ص۱۵ پر ضیاء الرحمٰن فاروقی سے

متعلق لکھتے ہیں:۔

"کاش کہ مولوی ضیاء الرحمٰن صاحب کھلے دل سے اہلسنت و الجماعت کا مسلک حق تسلیم کر لیتے، تو یوں جہالت و غباوت کی لپیٹ میں نہ آتے۔ انہوں نے جو راستہ اختیار کیا ہے، وہ یقیناً ہلاکت کا راستہ ہے"۔

(روئیداد ص۵۶)

مولوی ضیاء الرحمٰن فاروقی اور اس کی انجمن کا اہلسنت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ وہ کس طرح فراخ دلی یا تنگ دلی سے اس مسلک کو قبول کر لیں۔ ان وہ دھوکہ دہی کے لئے اپنے آپ کو اہلسنت ظاہر کرتے ہیں۔ وہ جہالت اور غباوت کی لپیٹ میں ہیں۔ ان پر جہالت اور کند ذہنی کے دبیز پردے پڑے ہوئے ہیں۔ اس جہالت کی موجودگی میں وہ کس طرح صراط مستقیم پا سکتے ہیں۔ یقیناً ہلاکت کے راستے پر چلنے اس انجمن نے اپنے سربراہ سمیت ہلاکت کے گہرے اور عجیب گڑھے میں اوندھے منہ گر جانا ہے۔ فَكُبْكِبُوا فِيهَا هُمْ وَالْغَاوُونَ وہ خود اور دیگر گمراہ ان کے ساتھ اوندھے ڈالے جائیں گے۔ فرعون بھی اپنی جہالت، غباوت اور سرکشی کے ساتھ ایک قوم کا (ضیاء الرحمٰن فاروقی کی طرح) سربراہ بنا۔ اَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهُ وَمَا هَدٰى ۝ گمراہ کیا فرعون نے اپنی قوم کو، اور راہ ہدایت نہ دکھائی۔

(طٰہٰ آیت ۷۹)

اکڑنے اور اس کی سپاہ نے زمین میں ناحق بڑائی کا اظہار کیا، پھر اللہ نے اسے اور اس کی سپاہ کو پکڑا، اور انہیں پانی میں غرق کر دیا۔ دیکھیں، ظالموں کا انجام کیسا عبرتناک ہوتا ہے۔ ہم نے انہیں سربراہ (ائمہ) بنایا، تو وہ دوزخ (گمراہی) کی طرف بلانے لگے۔ قیامت کے دن یہ بے یار و مددگار ہوں گے۔ (یزید انہیں بچا نہیں سکے گا) اس دنیا میں بھی ہم نے لعنت کو ان کے پیچھے لگا دیا، اور قیامت کے دن یہ انتہائی برے حال میں ہوں گے۔

(سورۂ قصص آیت ۳۹ تا ۴۲ کا مفہوم)

قاضی صاحب نے انجمن سپاہ صحابہ کے سربراہ ضیاء الرحمٰن فاروقی کو جاہل اور غبی قرار دیا ہے۔ جس تنظیم کا سربراہ جاہل اور غبی ہو، اس کے دیگر ارکان کا کیا حال ہو گا۔ قرآن کریم میں جہلاء کی بڑی مذمت آئی ہے۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنو اسرائیل کے سوال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝ بقرہ ۶۷

(اللہ کی پناہ اس سے کہ میں جاہلوں (نادانوں) میں سے ہو جاؤں۔)

سورۂ انعام آیت ۳۵ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرمایا گیا کہ آپ جاہلوں میں سے مت بنیں۔

فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝

حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بدکردار بیٹے کے حق میں بات کی تو اللہ عزّوجل نے نصیحت کی،

إِنِّي أَعِظُكَ أَنْ تَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ ۔ ہود ۴۶

میں تجھ کو نصیحت کرتا ہوں کہ (مبادا) تو جاہلوں میں سے ہو جائے۔

سورہ قصص آیت ۵۵ نیک لوگوں کا وصف بیان ہوا ہے کہ وہ جاہلوں سے واسطہ پڑنے پر کہتے ہیں،

لَا نَبْتَغِي الْجَاهِلِينَ ۔ ہمیں جاہلوں کی ضرورت نہیں ہے۔

یعنی ہمارا جہلاء سے کوئی واسطہ تعلق نہیں ہے۔

قاضی مظہر حسین صاحب کے فیصلہ کے مطابق انجمن سپاہ صحابہ کا سربراہ مولوی ضیاء الرحمٰن فاروقی جاہل اور غبی ہے۔ جس جماعت کے سربراہ کا یہ حال ہو، اس کے دیگر افراد تو جہالت و غباوت کی آخری حدود سے بھی گذرے ہوئے ہوں گے۔

قارئین کرام! آپ نے ملاحظہ فرمایا ہے کہ تمام اخبار اور ان کے صالحین نیک کرداروں کو جاہلوں سے بچنے اور ان سے دور رہنے کی تلقین کی ہے۔ اور جہالت و جہلاء کی مذمت کی گئی ہے۔

شیخ سعدی نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

بے علم نتواں خدا را شناخت

(خدا کو جاہل پہچان ہی نہیں سکتا۔)

لہٰذا مسلمانوں سے التماس ہے کہ جاہلوں اور گمراہوں، خوارج و نواصب، دشمنانِ صحابہ و اہل بیت کی اس انجمن سے اپنے آپ کو دور رکھیں، تاکہ دنیا و آخرت میں رسوائی سے بچ جائیں۔

(۴)

سپاہ صحابہ کی یزید پلید سے دوستی اور حضرت امام حسین علیہ السلام سے دشمنی

چونکہ انجمن سپاہ صحابہ (سپاہ یزید) ——— یزید کو متفق علیہ خلیفۂ راشد، نیک سیرت، زاہد و متقی اور عادل سمجھتے ہیں اس لئے اس عقیدہ کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ جو بھی یزید کے خلاف ہو۔ اس کو ظالم و جابر سمجھے اور اس بنیاد پر اس کے خلاف اعلانِ جہاد کرے اسے باغی اور ناجائز و نامناسب اقدام کا مرتکب سمجھیں۔ چنانچہ اس انجمن کے تمام چھوٹے بڑے ان کے پشت پناہ، حامی اور معاون امام حسین علیہ السلام اور ان تمام صحابہ کو بغاوت کا مرتکب، ناجائز خروج کرنے والے سمجھتے ہیں۔ جنہوں نے یزید کے خلاف کسی قسم کا جہاد کیا۔

چنانچہ ان کے اپنے قاضی مظہر حسین صاحب لکھتے ہیں،

"حضرت حسینؓ کی توہین صریح

حضرت حسین رضؓ کے اقدامِ خروج پر بحث کرتے ہوئے عباسی صاحب لکھتے ہیں،، آزاد اور بے لاگ مؤرخین نے حضرت حسینؓ کے اقدام خروج کے سلسلے میں اس بات کو بیان کیا ہے۔ مشہور مؤرخ ڈوزی کا ایک فقرہ اس بارے میں قابل لحاظ ہے۔ وہ لکھتا ہے، اخلاف یعنی آنے والی نسلوں کا عموماً شعار رہا ہے کہ وہ ناکام مدعیوں کی ناکامی پر جذبات سے مغلوب ہو جاتے ہیں۔ اور بسا اوقات انصاف قومی امن اور ایسی خانہ جنگی کے ہولناک خطروں کو نظر انداز کر دیتے ہیں، جو ابتدا ہی میں نہ روک دی گئی ہو۔ یہی کیفیت اخلاف کی حضرت حسینؓ کے متعلق ہے، جو ان کو ایک ظالمانہ جرم کے کشتہ خیال کرتے ہیں۔ ایرانی شدید تعصب نے اس تصور میں خدوخال بھرے اور (حضرت) حسینؓ کو بجائے ایک معمولی قسمت آزما کے جو ایک اوکھی لغزش (خطائے ذہنی اور قریب قریب غیر معمولی حُبِّ جاہ کے کارن ہلاکت کی جانب تیز گامی سے رواں دواں ہو، ولی اللہ کے روپ میں پیش کیا ہے۔ ان کے ہمعصروں میں اکثر و بیشتر انہیں ایک دوسری نظر سے دیکھتے تھے۔ وہ انہیں عہد شکنی اور بغاوت کا قصوروار سمجھتے تھے..... (خلافت معاویہ و یزید صفحہ ۱۲۶)

یہاں یہ بتانا مقصود ہے کہ ایک غیر مسلم ڈوزی کا حوالہ عباسی صاحب نے

پیش کیا ہے۔ اس میں اس نے امام موصوف کے متعلق غیر معمولی حُبِّ جاہ والا، عہد شکن اور بغاوت کا قصوروار قرار دیا ہے۔ اس میں حضرت حسینؓ کی صریح توہین پائی جاتی ہے یا نہیں۔ یہ عباسی صاحب کی حضرت حسینؓ سے محبت کی دلیل ہے یا بغض و عناد کی؟"

(خارجی فتنہ حصہ اول صفحہ ۱۰۷ تا صفحہ ۱۰۹)

عباسی جھنگوی، فاروقی اتحاد ثلاثہ نے امام حسین علیہ السلام کو اوکھی لغزش، خطائے ذہنی یعنی ناسمجھی کا مرتکب، محبِ جاہ، یعنی بڑائی کی محبت رکھنے والے کی طرح ہلاکت کے گڑھے میں چھلانگ لگانے والا قرار دیا ہے۔ ان یزیدیوں کے خیال میں امام حسینؑ ولی اللہ نہ تھے بلکہ مندرجہ بالا گناہان کبیرہ کے علاوہ عہد شکنی اور بغاوت کے سنگین جرائم کے بھی مرتکب تھے۔ لوگوں نے خواہ مخواہ انہیں ولی اللہ کے روپ میں پیش کر دیا۔ معاذاللہ۔

جھنگوی اور فاروقی کا پیشوا عباسی اپنی منحوس کتابوں میں جابجا اس خیال کا اظہار کرتا ہے کہ یزید کے خلاف خروج کا کوئی جواز نہ تھا۔ اور اس نیک سیرت خلیفہ کے خلاف اقدام سراسر ناجائز تھا۔ چند ایک عبارت "مشتے نمونہ از خروارے" نقل کی جاتی ہیں۔

"سیرت امیر یزید کا یہ مختصر سا تذکرہ اس سلسلہ میں کیا گیا کہ ان کے کردار میں کوئی خامی ایسی نہ تھی کہ ان کے خلاف خروج کا جواز نکالا جا

سکتا......" (خلافت معاویہ و یزید ص۱۱۲)

تقریباً اسی طرح کی عبارت "اقدام خروج میں غلطی" کے عنوان سے ص۱۴۲ پر بھی درج ہے۔

اسی کتاب کے ص۱۲۶ پر لکھا ہے:

"حضرت حسین کے غلط اقدام کو صحیح ثابت کرنے کے لئے طرح طرح کی غلط بیانیوں سے کام لیا گیا ہے......"

ص۲۰۳ پر امام حسین علیہ السلام کے خلاف تلوار کے استعمال کو درست قرار دیتے ہوئے عباسی زہر فشانی کرتا ہے:

"امیر المومنین یزید جو متفق علیہ خلیفہ تھے، جن کا پرچم عالم اسلام پر لہراتا تھا...... وہ اس کے مجاز کیوں نہیں کہ اپنے خلاف خروج کرنے والوں کا مقابلہ کریں...... تو حضرت حسین کے خلاف تلوار کیوں نہیں اٹھائی جا سکتی۔"

جھنگوی، فاروقی سپاہ یزید کا پیشرو عباسی اپنی اسی کتاب میں لکھتا ہے:

"خروج و بغاوت: عربی زبان کے یہ دونوں لفظ سرکشی و مقابلہ پر آجانے کے معنی میں عام طور سے مستعمل ہیں، خواہ یہ سرکشی حق کے مقابلہ میں ہو یا باطل کے، بلند ترین جذبۂ حب الوطنی و ملی خدمت کے تحت ہو یا پست ترین مطلب برآری کی غرض سے رائج الوقت آئینی

نظام کی اصلاح یا شکست آئین کے مقصد سے ہو یا اپنی حکومت قائم کرنے کے لئے، ایسے تمام اقدامات کو خروج ہی کہا گیا ہے۔

حضرت حسینؓ کا اقدام سیاسی انقلاب پیدا کرکے اپنی حکومت قائم کرنے ہی کی غرض سے تھا، اس لئے خروج ہی سے تعبیر کیا گیا ہے۔"

(خلافت معاویہ و یزید ص۱۵۱)

اسی کتاب کے صفحہ ص۲۵۳ پر عباسی امام حسین علیہ السلام کے خلاف اپنے ناپاک قلم کی تلوار چلاتا ہے:

"ان حالات میں امیر المومنین یزیدؓ جن پر بحیثیت حکمران خلیفہ کے انقلابی اور تخریبی تحریک کو روکنے اور اس کا مقابلہ کرنے کی پوری ذمہ داری عائد تھی......"

عباسی، جو روحانی پیشوا ہے انجمن سپاہ یزید کا، نے ص۱۵۱ اور ص۲۵۳ میں امام حسین علیہ السلام کے، یزید کے خلاف جہاد اور اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے اقدام کو پست ترین جذبات کے تحت خروج اور تخریبی کارروائی قرار دیا ہے، اس سے بڑھ کر صحابہ کرام اور اہل بیت رسول کی توہین اور ان سے بغض و عناد کیا ہوگا۔ اس انجمن کی ضلالت و گمراہی پر اس سے بڑھ کر اور کون سی دلیل ہو سکتی ہے؟ مسلمانوں کو اس تخریب کار اور گمراہ کن انجمن سے خبردار رہنا چاہیے۔

مندرجہ بالا عبارات و اقتباسات سے ظاہر ہو گیا ہے کہ یہ انجمن

سے واضح ہے۔ اگر یہ واقعہ کربلا کے وقت ہوتی، تو یزیدی فوج
کے علم اسی انجمن کے سربراہوں کے ہاتھوں میں ہوتے۔ اس لئے کہ آج
بھی امام حسین علیہ السلام کی گردن پر تلوار چلانے کو جائز اور مستحب
امر سمجھتے ہیں تو اس دور میں یہ یزیدی اس کارِ خیر دبزعم خویش
سے کیونکر پیچھے رہتے۔

اگرچہ اس انجمن کے سربراہان، عباسی (محمود احمد و علی احمد)
سے پورا پورا اتفاق رکھتے ہیں۔ بلکہ ان سے دو قدم آگے بڑھے ہوئے
ہیں، تاہم بعض مصلحتوں، مثلاً عوام کو دھوکہ دینے کی غرض سے، کے
پیشِ نظر اپنے تعلق و اتفاق سے انکار کرتے ہیں۔ اس لئے مندرجہ بالا
عبارت سے مشابہ عبارت ان کے پشت پناہ و خصوصی معاون، سفیر
مولوی سمیع الحق اور سرگرم دستِ راست مولوی عبد اللہ اسلام آباد کے
سفارش کردہ نابغہ یافتہ کتاب رحماء جسے انہوں نے اہل سنت کی ترجمان
قرار دیا ہے، سے نقل کی جاتی ہے، تاکہ ان باطل نوازوں اور حق کے
دشمنوں کے لئے انکار اور فرار کی گنجائش باقی نہ رہے۔

ان کا نام حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی لکھا ہے۔

"صحابہ کی ایک کثیر تعداد تھی جو حجاز و شام اور بصرہ اور کوفہ میں
تھی، نہ از خود آپ کے خلاف خروج کیا اور نہ سیدنا حسین کے
ساتھ مل کر جنگ کی۔ حالانکہ اس زمانہ میں اور صحابہ کو چھوڑ کر خود

اہل بیت نبوت کے گھر کے کئی لوگ ایسے تھے، جنہوں نے اپنی آنکھوں
سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ اقدس کی زیارت کی تھی لیکن سیدنا
حسین کا کسی نے ساتھ نہ دیا۔"

(حضرت معاویہ، شخصیت و کردار ص ۲۹۳)

محمود احمد عباسی نے بھی اسی مفہوم کی عبارت خلافت معاویہ و یزید
کے ص ۲۵۳ پر اور اس کے بعد لکھی ہے۔ لیکن بقول قاضی مظہر حسین
صاحب ان جاہلوں نے تاریخ اسلام کو بلکہ تاریخ انسانی کو سمجھا نہیں
ہے۔ اگر یہ کَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا (گدھے کی مانند
جو کتابیں اٹھائے ہوئے ہے۔) نہ ہوتے تو ان کے دماغ میں کچھ حقیقت
آجاتی۔ اگر ان کا پیغمبر اکرم، جد حسنین علیہم السلام کی رسالت پر یقین
ہوتا، تو آپ کے فرمان "اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ
أَهْلِ الْجَنَّةِ" یعنی حسن و حسین جنت کے جوانوں کے سردار ہیں،
(اور جنت میں جوان ہی ہوتے ہیں، بوڑھے نہیں) پر غور کر لیتے،
حسینؑ جنت کی طرف رواں دواں قافلے کے سالار ہیں، اس لئے ان
کا کردار قطعاً بے داغ اور اسلام کے عین مطابق ہے۔ جو لوگ جنت
میں جانا چاہتے ہیں، وہ امام حسین علیہ السلام کے قافلۂ حق و صداقت
میں شامل ہوتے ہیں۔ اور ان کے ہر نقشِ قدم کو اپنے لئے نمونہ قرار
دیتے ہیں۔ اس حدیث کا مفہوم یہی ہے۔ اور جو شخص بھی خواہ وہ کسی زمانہ

سے تعلق رکھتا ہو، اور کوئی بھی ہو، حسینی قافلہ سے پیچھے رہ گیا، یا کسی اور ملّا یزیدی قافلہ میں شامل ہو گیا تو وہ جنت تک ہرگز نہیں پہنچ سکے گا۔ یزید فرعون کی مانند اپنے لشکریوں اور سپاہ کو غرق کر کے جہنم کے گڑھے میں پہنچا دے گا۔

ترسم کہ نرسی بکعبہ اے اعرابی
کیں راہ کہ تو میروی بترکستان ست

(۵)

انجمن سپاہ صحابہ (سپاہ یزید پلید) داعی ضلالت!

نام نہاد انجمن سپاہ صحابہ فقط یزید جیسے ظالم اور دشمن صحابہ و اہل بیت کی حامی اور مدح خواں نہیں بلکہ اسلام، ایمان اور مسلمانوں کے ہر بڑے دشمن کافر، منافق، ظالم، سفاک اور قاتل کی حامی اور تمام مسلمانوں کو اسی طرح گمراہی، ظلم و سفاکی اور قتل و غارت کی جانب دعوت دینے والی ہے۔

ایسے ہی ظالموں اور سفاکوں میں سے ایک "حجاج بن یوسف ثقفی" ہے، جس کی سیرت کی پیروی انجمن ہذا کے نزدیک تمام امت

مسلمہ پر فرض ہے۔ انجمن مسلمانوں کو اسی کی سیرت اپنانے کی دعوت دیتی ہے۔ چنانچہ انجمن سپاہ صحابہ کے ایک اہم مرکز دار العلوم تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی سے مولوی غلام اللہ خان کی زیر نگرانی شائع ہونے والا ماہنامہ تعلیم القرآن مارچ ۱۹۸۰ء کے اداریے میں ص۹ پر فروری ۱۹۸۰ء میں اسلام آباد میں اسلامی ممالک کے وزرائے خارجہ کی کانفرنس کے اعلامیہ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے:

"مظلوم کی اعانت اور ظالم سے نبرد آزما ہو جاؤ، جس طرح حجاج بن یوسفؒ، حکم بن ہشامؒ، طارق بن زیادؒ اور محمد بن قاسم تھے۔"

حجاج بن یوسف نے مظلوموں کی کس طرح اعانت کی، اور ظالموں سے کیسے نبرد آزما ہوا؟ اس کی تفصیل تو یہاں نہیں بتائی جا سکتی البتہ مختصر طور پر حجاج سے متعلق اہل سنت بزرگانِ دین کا فیصلہ لکھا جاتا ہے اور اس سے یہ بھی ظاہر ہو جائے گا کہ انجمن سپاہ صحابہ کے نزدیک وہ ظالم کون تھے جن سے حجاج نبرد آزما رہا؟ اور کون سے مظلوم کی اس نے اعانت کی؟ چنانچہ امام نووی شرح مسلم میں لکھتے ہیں:

"وَحُجَّةُ الْجُمْهُورِ أَنَّ قِيَامَهُمْ عَلَى الْحَجَّاجِ لَيْسَ بِمُجَرَّدِ الْفِسْقِ بَلْ لِمَا غَيَّرَ مِنَ الشَّرْعِ وَظَاهَرَ مِنَ الْكُفْرِ الخ" (اور جمہور کی دلیل ہے کہ تابعین اور صدر اول کی ایک بڑی جماعت کا) حجاج بن یوسف کے خلاف قیام ان کے

مجرد فسق کی وجہ سے نہ تھا، بلکہ اس سبب سے تھا کہ اس نے شریعت کو متغیر کر دیا اور کفر کا مظاہرہ کیا۔"

(صحیح مسلم مع نووی جلد ثانی صفحہ ۱۳۵) (مکتوب قاسمی صفحہ ۵)

جب حجاج بن یوسف نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نواسہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو عبدالملک بن مروان "مظلوم" کی اعانت کرتے ہوئے قتل کیا اور نعش مکرمہ کے باہر سُولی پر لٹکائے رکھا۔ پھر جب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن زبیر کی مدح سرائی کی اس حال میں کہ انہوں نے وہاں سے گذرتے ہوئے ابن زبیر کو سولی پر لٹکتے دیکھا، تو حجاج نے ابن زبیرؓ کو سُولی سے اتروا کر (فَأُلْقِيَ فِي قُبُورِ الْيَهُودِ.) اسے یہودیوں کے قبرستان میں پھینکوا دیا۔ پھر ابن زبیرؓ کی والدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کو حجاج نے بلایا۔ انہوں نے انکار کیا، تو حجاج نے کہلا بھیجا کہ سیدھی طرح آجاؤ۔ ورنہ میں ایسے شخص کو تیرے پاس بھیجوں گا، جو تجھے تیری چوٹی کے بالوں سے گھسیٹتے ہوئے میرے پاس لائے گا۔ اسماء نے پھر بھی انکار کیا تو حجاج خود اسماءؓ کے پاس آیا اور کہا، دیکھا تو نے، میں نے اللہ کے دشمن (ابن زبیرؓ) سے کیسا سلوک کیا۔ اسماءؓ نے کہا، میں نے دیکھ لیا ہے کہ تو نے اس کی دنیا تباہ کر دی ہے اور اس نے تیری آخرت تباہ کر دی ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تو اسے (ابن زبیرؓ کو) ذات النطاقین کا بیٹا کہہ کر طعنہ دیتا ہے۔ اللہ کی قسم! میں دو نطاق (ازار بند) والی ہوں۔

ایک نطاق سے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکرؓ کا کھانا جانوروں پر باندھ کر لے جاتی تھی اور دوسرا عورت کا اپنا ازار بند ہوتا ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا کہ قبیلہ ثقیف میں ایک کذاب ہے (جو ہم نے دیکھ لیا ہے۔) اور ایک امت کو ہلاک کرنے والا ہے مجھے یقین ہے کہ وہ تو ہی ہے۔

(صحیح مسلم ج ۲ صفحہ ۳۱۲)

نووی نے علماء اہل سُنت کا اتفاق نقل کیا ہے کہ امت کو ہلاک کرنے والے سے مراد حجاج بن یوسف ہے۔

بخاری اور مسلم میں یہ روایت بھی موجود ہے، جس سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو بھی حجاج بن یوسف کے اشارے پر ایک شخص نے ان کے پاؤں پر زہر میں بجھے ہوئے نیزے کی نوک ماری تھی، جس سے وہ وفات پا گئے۔

ترمذی نے سنن میں یہ روایت نقل کر کے لکھا ہے:

"ہشام بن حسان سے مروی ہے کہ اس نے کہا کہ جن لوگوں کو حجاج نے بغیر لڑائی کے قتل کیا، ان کی گنتی کی گئی تو ان کی تعداد ایک لاکھ بیس ہزار مقتول تک پہنچ گئی۔" (گویا حجاج کے ہاتھوں لڑائیوں میں مارے جانے والوں کی تعداد کا تو کوئی حساب ہی نہیں۔)

(سنن ترمذی ج ۲۔ ابواب الفتن)

اسی روایت کے تحت انور شاہ کشمیری نے لکھا ہے:

"امام احمد سے مروی ہے کہ حجاج کافر تھا۔"

شیخ الہند محمود الحسن دیوبندی نے کہا:

"حجاج بن یوسف شقی ترین اور ذلیل ترین شخص تھا۔ اور ظالم جابر اور جائر تھا۔ اس جیسا ظلم کسی نے بھی نہیں کیا۔"

(تقریر ترمذی)

علامہ ذہبیؒ حجاج بن یوسف سے متعلق لکھتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ نے اسے رمضان ۹۵ھ میں بڑھاپے کی حالت میں ہلاک کیا۔"

"وہ انتہائی ظالم، جبّار، ناصبی، خبیث اور انتہائی خونریز تھا ..... ہم اسے گالیاں دیتے ہیں، اور اس سے محبت نہیں رکھتے، بلکہ اللہ کی خاطر اس سے بغض رکھتے ہیں۔ اس لئے کہ یہ ایمان کے مضبوط ترین کڑوں میں سے ہے۔"

(سیر اعلام النبلاء ج ۴ ص ۳۴۳)

شاہ عبد العزیز دہلویؒ مشہور و معروف عالم و محدث تحفہ اثنا عشریہ میں لکھتے ہیں:

"حجاج خونریزی اور قتل خصوصاً شرفاء، اور سادات اور متوسلان خاندان اہل بیت میں شہرۂ آفاق تھا اور بدترین نواصب جیسی کچھ عداوت اس کو حضرت امیرؓ اور ان کی ذریات سے تھی، زبان پر خاص و عام کے جاری ہے۔ چنانچہ ایک جماعت اہل سنت کو اسی علت میں شہید کیا ..... انس بن مالکؓ کہ خادم خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے۔ اور عمدہ صحابیوں سے جو تھے۔ ان کو ذلیل اور حقیر کرتا تھا۔ حسن بصریؒ اور اس زمانہ کے دوسرے بزرگوں کو مار ڈالنے کے واسطے کوششیں تلاش تھی جو اس نے اختیار کی ..... کیونکہ وہ بدترین نواصب سے تھا۔ اور نواصب اپنی دولت اور سلطنت کا قیام اس میں جانتے تھے کہ جناب امیرؓ کی جناب میں اپنا منہ ہی کالا کرتے رہیں۔ معہذا تمام مؤرخین شیعہ و سنی کے کبھی کسی نے نقل نہیں کیا کہ حجاج نے اپنے دنوں میں سے کسی وقت میں اپنے عقائد فاسدہ میں سستی اور نرمی کی ہو یا توبہ کی طرف رجوع کیا ہو، بالاتفاق اپنی آخری عمر تک عداوت حضرت امیر اور ذریات طاہرہ اور سادات کشی پر جما ہی رہا۔ الگ نہ ہوا۔"

(ہدیہ مجیدیہ ترجمہ تحفہ اثنا عشریہ ص ۱۳۷)

انجمن سپاہ صحابہ کے نزدیک وہ ظالم کون ہیں جن سے حجاج بن یوسف نبرد آزما تھا؟

عبد اللہ بن زبیرؓ، عبد اللہ بن عمرؓ، انس بن مالکؓ، دیگر بڑے بڑے صحابہ کرام، تابعین عظام، صالحین امت، حضرت علیؓ اور آپ کی اولاد طاہرہ، سادات یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت

اور ان کے متوسلین اور عقیدتمند۔

حجاج بن یوسف جن مظلوموں کی مدد کرتا تھا وہ کون تھے؟

عبدالملک بن مروان، ہشام، ولید وغیرہ بنوامیہ کے ظالم اور منافق حکمران۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ جمہور اہل سنت کے نزدیک حجاج کافر ہے۔ اس طرح انجمن سپاہِ صحابہ کی حقیقت کھل کر سامنے آگئی ہے۔ کہ یہ مسلمانوں کو کافر بنانے کی دعوت لے کر اٹھی ہے۔ صحابہ کرام اور اہل بیت عظام کی دشمن جماعت ہے۔ بدترین نواصب و خوارج کی جماعت ہے، جو بقول شاہ عبدالعزیز دہلوی، اہل سنت کے نزدیک کتے اور خنزیر کے برابر ہیں۔ ان کی بنیاد ہی ضلالت[1] نفاق پر ہے۔ ان کے گمراہ کن عقائد شمار میں نہیں آسکتے۔ یہ دین اسلام کو ڈھانے والی گمراہ جماعت ہے۔

مسلمانوں سے اپیل ہے کہ حجۃ الاسلام ابوبکر جصاص رازی کا فیصلہ ملاحظہ فرمائیں۔ اور اس گمراہی و نفاق کی داعی جماعت سے بچیں۔ اس لئے کہ صحابہ کرام اور اہل بیت کی دشمنی کفر و نفاق ہے، جس پر قرآن و سنت گواہ ہیں۔ ظالموں اور قاتلوں پر اللہ کی لعنت ہوتی ہے۔ اور یہ دائمی جہنمی ہوتے ہیں۔

---

[1] ہدیہ مجیدیہ ترجمہ تحفہ اثنا عشریہ صلہ

اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۔ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسًا فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ۔ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ ۔

ایک انسان کا قاتل پوری انسانیت کا قاتل ہے، جو کسی ایک مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے، اس کی جزا جہنم ہے اور دائمی طور پر ہے۔ اس پر اللہ کا غضب اور لعنت ہوتی ہے۔ ظالموں اور قاتلوں پر اللہ کی لعنت۔ انجمن سپاہ یزید اور ان کے بزرگ یزید بن معاویہ اور حجاج بن یوسف ان آیات کا مصداق ہیں۔

جصاص رازی کا فیصلہ

"اسی اصول پر شریح اور دیگر تابعین نے بنوامیہ سے عہدہ قضا قبول کیا۔ شریح حجاج کے زمانے تک کوفہ میں قاضی تھے۔ حالانکہ عرب اور آلِ مروان میں عبدالملک سے بڑھ کر کوئی شخص ظالم، کافر اور فاجر نہ تھا۔ اور اس کے گورنروں میں حجاج سے بڑا کافر، ظالم اور فاجر کوئی نہ تھا۔۔۔۔۔۔ حسنؒ، سعید بن جبیرؒ، شعبی اور تمام تابعین ان ظالم حکمرانوں سے وظائف لیتے تھے۔ اس لئے نہیں کہ ان سے دوستی رکھتے تھے، اور نہ وہ ان کی حکومت کو جائز سمجھتے تھے۔ وہ اس لئے لیتے تھے کہ یہ ان کے حقوق ہیں، جو ظالموں کے ہاتھوں میں ہیں۔ یہ ان کے ساتھ دوستی کی بناء پر کیسے ہو سکتا ہے، حالانکہ انہوں نے تلوار

کے ساتھ حجاج کا مقابلہ کیا، اور بہترین تابعین میں سے چار ہزار علماء اور ان کے فقہاء نے عبدالرحمٰن بن محمد بن اشعث کے ساتھ اہواز کے مقام پر حجاج کے خلاف قیام کیا، اور اس سے قتال کیا۔ پھر بصرے اور کوفہ کے قریب دریائے فرات کے کنارے دیر جماجم کے مقام پر حجاج سے جنگ کی، وہ سب عبدالملک بن مروان سے خلع کئے ہوئے تھے۔ ان پر لعنت کرتے تھے اور ان سے بیزار تھے ......"

(احکام القرآن[1] جلد اول ص۷۱)

الحمدللہ! اب روزِ روشن کی طرح واضح ہوگیا ہے کہ انجمن سپاہ صحابہ نفاق کی داعی، ظالم اور گمراہ جماعت ہے۔ صحابہ کرامؓ، تابعین عظامؒ اور اہل بیتؑ طاہرینؑ کی بدترین دشمن ہے۔ یہ لوگ اپنی گمراہی و نفاق کو چھپانے کے لئے دوسروں پر کفر کے فتوے لگاتے ہیں۔ حالانکہ دنیا میں ان سے بڑا گمراہ ضال و مضل اور کوئی نہیں ہے۔

مسلمانو! صحابہ کے نام پر اس انجمن کے دھوکہ میں نہ آؤ۔ یہ انجمن نفاق و افتراق، قتل و غارت، ناصبیت و خارجیت اور اسلام دشمنی کی داعی ہے۔ اس سے بچ کر اسلامی اتحاد کو قائم رکھیں۔

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ۔

---

[1] یہ کتاب بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کے نصاب میں شامل ہے۔